السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میلاد کی عیدوں کا منانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میلاد کی عیدوں کے منانے کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ یہ نبی ﷺ کے اس ارشاد کی روشنی میں بدعت ہے کہ :

من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فھو رد

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود : 2697) صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلة۔۔۔ح :1718)

''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے''

اس کی صحت متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جسے امام بخاری نے صحیح میں تعلیقا مگر صیغۂ جزم کے ساتھ روایت کیا ہے کہ

من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد

(صحیح مسلم کتاب الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة۔۔۔ح :1718۔ وصحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب رقم :20)

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے''

اور یہ سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں کبھی بھی اپنا یوم میلاد نہیں منایا نہ کبھی اس کا حکم دیا اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور خلفاء راشدین کو یہ سکھایا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی نے کبھی بھی نبی ﷺ کا یوم میلاد نہیں منایا حالانکہ انہیں آپ ﷺ کی سنت سب سے زیادہ علم بھی تھا اور انہیں آپ ﷺ کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ محبت بھی تھی۔ وہ آپ کی اتباع اور پیروی کے بھی شدید حریص تھے لہذا اگر عید میلاد النبی ﷺ منانے کا شریعت میں کوئی حکم ہوتا تو وہ یقیناً اسے بڑھ چڑھ کر مناتے اسی طرح ابتدائی فضیلت والی صدیوں میں علماء کرام میں سے کسی نے بھی اسے منایا نہ منانے کا حکم دیا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ عید میلاد النبی ﷺ کا اس شریعت سے قطعا کوئی تعلق نہیں تھا۔جسے حضرت محمد ﷺ لے کر دنیا میں تشریف لائے تھے۔ ہم اللہ تعالیٰ اور تمام مسلمانوں کو گواہ بنا کر کہتے ہیں۔ کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اسے منایا ہوتا تو ہم بھی ضرور ضرور مناتے اور لوگوں کو اس کے منانے کی دعوت بھی دیتے۔ کیونکہ بحمد اللہ! ہم آپ کی سنت کے اتباع اور آپ کے امر و نہی کی تعظیم کے شدید حریص ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لئے دعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے۔ اور ہر اس کام سے محفوظ رکھے جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی بن باز رحمہ اللہ](#)

جلد دوم